

26113 - ملازم کی تنخواہ کی زکاة

سوال

میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ دو ہزار ریال ماہانہ ہے، ساری فیملی مجھ پر ہی اعتماد کرتی ہے اور میں سارا خرچ اپنی تنخواہ سے دیتا ہوں، میری ایک بیوی اور بیٹی اور ماں باپ، اور بہنیں ہیں جن کا میں خرچ برداشت کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ:

میں اپنے مال کی زکاة کس طرح دوں، میری آمدن صرف تنخواہ ہے، لیکن یہ ساری تنخواہ فیملی کے خرچ میں صرف ہو جاتی ہے اس لیے میں زکاة کب دوں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تنخواہ فصل کی طرح ہے اور اس میں سال کی اعتبار نہیں بلکہ جب تنخواہ ملے اسی وقت زکاة لازم ہو جاتی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس شخص کی ماہانہ تنخواہ ہو اور وہ اسے صرف کر دیتا ہو، اور تنخواہ میں کچھ نہ بچے اس طرح کہ مہینہ کے آخر تک اس کی ساری رقم ختم ہو چکی ہو تو اس پر زکاة لازم نہیں؛ کیونکہ زکاة کے لیے سال مکمل ہونا ضروری ہے (یعنی نصاب پر سال مکمل ہونا ضروری ہے)۔

اس بنا پر سائل پر زکاة واجب نہیں، لیکن اگر اس نے کچھ رقم جمع کر رکھی ہو اور وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو گیا ہو تو پھر زکاة ہوگی۔

اور جس نے آپ کو یہ کہا ہے کہ تنخواہ کی زکاة فصل کی طرح ہے، اس کے لیے سال مکمل ہونے کی شرط نہیں اس کی بات غلط ہے اور صحیح نہیں۔

جبکہ اکثر لوگ اس وقت تنخواہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ تنخواہ کی زکاة نکالنے کا طریقہ بیان کر دیا جائے۔

ملازم کی تنخواہ کی زکاة

ملازم کی تنخواہ کے ساتھ دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ ساری تنخواہ صرف کردے اور اس میں سے کچھ بھی جمع نہ کرتا ہو تو اس پر کوئی زکاة نہیں، جیسا کہ سوال کرنے والے کی حالت ہے۔

دوسری حالت:

وہ تنخواہ میں سے کچھ نہ کچھ رقم جمع کرتا ہو، بعض اوقات کم اور بعض اوقات زیادہ رقم بچا کر رکھتا ہو، تو اس حالت میں اس کی زکاة کا حساب کیا ہو گا؟

جواب:

" اگر وہ اس کے حق کی تہہ تک پہنچنے کا حریص ہے، اور وہ صرف اتنی زکاة ہی مستحقین کو دینا چاہتا ہے جو اس کے مال میں واجب ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے حساب کتاب کا ایک شیڈول بنائے جس میں اس طرح کی ساری آمدن کی ملکیت کے سال کی ابتداء ظاہر کرے، اور پھر وہ ہر مال پر جیسے ہی اس کا سال مکمل ہو اس کی علیحدہ زکاة ادا کرے۔

اور اگر وہ اس کام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزر اور فیاضی کا راستہ اختیار کرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساکین کو ترجیح دینے پر اس کا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملکیت میں ساری نقدی کی زکاة اسی وقت ادا کر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مکمل ہوتا ہو، اور اس میں اجروثواب بھی زیادہ ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مساکین اور باقی مصارف زکاة کے حقوق کا بھی خیال ہے، اور اس سے جو زیادہ ہو وہ اس کی زکاة شمار ہو گی جس کا ابھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاة پہلے ہی ادا ہو جائے گی " انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (9 / 280) .

اس کی مثال یہ ہے: ایک شخص نے محرم کی تنخواہ لی اور اس میں سے ایک ہزار ریال جمع کر لیے، پھر صفر کی تنخواہ میں سے اور اسی طرح باقی مہینوں کی تنخواہ بھی... تو جب دوسرے برس محرم کا مہینہ آئے گا تو وہ ساری رقم گن کر اس کی زکاة ادا کرے گا۔

واللہ اعلم .